بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

الفضل — خطبہ نمبر ۱۳ — یوم پنج شنبہ

جلد ۳۳ | ۱۹ ماہ شہادت ۱۳۲۴ھش | ۶ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ | ۱۹ اپریل ۱۹۴۵ء | نمبر ۹۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو بخار ابھی ہے۔ مگر کل سے کم ہے۔ کھانسی اور بچش کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؎

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت دوران سر اور ضعف کی وجہ سے زیادہ ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت جاری رکھیں ـــــ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام ناصر احمد صاحبہ کی طبیعت بھی بفضل خدا بہتر ہے فالحمد للہ ـــــ صاحبزادی امۃ المتین بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو چند روز سے بخار ہے۔ آج درجہ حرارت ۱۰۳ ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

جیسا کہ اعلان ہو چکا ہے۔ بروز جمعرات (۱۹ اپریل) بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب "اشتراکیت اور مذہب" پر تقریر فرمائیں گے۔ مقامی احباب کثرت سے شریک ہوں

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ لاہور کو تبلیغ کے متعلق ضروری ہدایات

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۳ ماہ شہادت ۱۳۲۴ھش مطابق ۱۳ اپریل ۱۹۴۵ء

بمقام احمدیہ مسجد لاہور

مرتبہ:۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مولوی فاضل

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جس دن میں قادیان سے چلا تھا۔ اس سے ایک دن پہلے مجھ پر

نزلہ کا شدید حملہ

ہوا۔ اور دوسرے دن سفر کی وجہ سے جو مجھے مجبوراً کرنا پڑا۔ یہ تکلیف زیادہ بڑھ گئی جس کی وجہ سے میں پچھلا جمعہ نہ پڑھا سکا۔ اب گو پہلے سے آرام ہے لیکن اب تک بھی اس کا اثر گلے اور سینہ پر باقی ہے جس کی وجہ سے میں بلند آواز سے تو بالکل نہیں بول سکتا۔ لیکن درحقیقت آہستہ بولنا بھی میری صحت کے لئے مضر ہے۔ اس لئے میں

صرف چند منٹ

ہی بولنا چاہتا ہوں۔ اور وہ بھی نہایت آہستہ آواز سے ہی بول سکتا ہوں۔ کل میں نے یہاں کی جماعت کے عہدہ داروں کی ایک میٹنگ بلائی تھی۔ اور انکو تبلیغ کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی تھی۔ اور اسکے بعض اہم پہلوؤں کو خاص طور پر مدنظر رکھنے کی ہدائت کی تھی۔ لیکن تبلیغ ایک ایسا کام ہے۔ جسکو صرف عہدہ دار ہی نہیں کر سکتے۔

بلکہ اس کام کے لئے جماعت کے ہر مرد و عورت بچے جوان اور بوڑھے سب کے تعاون کی ضرورت ہوتی ہے۔ میں نہیں جانتا میری کل کی نصیحت سے یہاں کی جماعت کے عہدہ داروں نے کیا اثر قبول کیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم میں سے ہر ایک جو حاضر ہے۔ وہ میری باتیں غائب کو سنا دے۔ کیونکہ کئی غائب ایسے ہیں جو زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں بہ نسبت حاضر کے۔ پس میں نہیں جانتا۔ جماعت کے عہدہ داروں نے میری اس نصیحت سے کیا فائدہ اٹھایا۔ میں اس بات کو پھر تمام جماعت کے سامنے دہرا دینا چاہتا ہوں تاکہ سب جماعت اپنی ذمہ داری اور اپنے فرض کو سمجھ سکے۔ میں نے کچھ عرصہ سے بار بار خدا تعالیٰ سے علم اور آگاہی حاصل کر کے جماعت کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ دنیا کے سامنے بہت برے دن آنے والے ہیں۔ اور اسلام ایسے خطرناک مرحلہ سے گزرنے والا ہے۔ کہ اس قسم کا مرحلہ اسلام کو کبھی پیش نہیں آیا۔ وہ پیشگوئیاں جو اس قسم کے خطرات کے متعلق قرآن مجید اور احادیث میں بیان کی گئی ہیں۔ ان کے پورا

ہونے کا زمانہ آنے والا ہے۔ اس کے آنے سے پہلے ہمیں اپنی طاقت اور قوت کو مجتمع کر لینا چاہیئے۔ اور ان

خطرات کا مقابلہ

کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ سامان مہیا کر لینے چاہئیں۔ تاکہ ہم اسلام کی حفاظت کر سکیں جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ ہندوستان میں سات مقامات پر خصوصیت سے تبلیغی مراکز قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ

سات مقامات

ایسے ہیں۔ جو ہندوستان اور بیرونی ممالک کو مدنظر رکھتے ہوئے خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ ان میں سے ایک لاہور ہے۔ جو اس صوبہ کا سیاسی صدر مقام ہونے کی وجہ سے جس میں قادیان واقعہ ہے دوسرے صدر مقامات سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ دوسرا دلی ہے۔ جو ہندوستان کا صدر مقام ہے۔ تیسرا پشاور ہے۔ جو ہندوستان کی شمال مغربی سرحد کا صدر مقام اور اسلامی ممالک کا راستہ ہونے کے لحاظ سے اہمیت رکھتا ہے۔ چوتھا کراچی ہے۔ جو عرب کا دروازہ ہونے اور عراق اور ایران وغیرہ کا دروازہ ہونے کے لحاظ سے اہمیت رکھتا ہے پانچواں بمبئی ہے۔ جو افریقہ کے اکثر ممالک کا دروازہ ہونے کے لحاظ سے اور ان جزائر کا دروازہ ہونے کے لحاظ سے۔ جو ہندوستانی سمندر میں پائے جاتے ہیں اہمیت رکھتا ہے۔ چھٹا مدراس ہے جو سیلون سٹریٹ سٹلمنٹ۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کا دروازہ ہونے کے لحاظ سے اہمیت رکھتا ہے ساتواں کلکتہ ہے۔ جو ہندوستان کا انتہائی مشرقی مقام ہے۔ اور برما چین۔ جاپان۔ ملایا۔ سماٹرا اور جاوا کا دروازہ ہونے کے لحاظ سے اہمیت رکھتا ہے

یہ سات مقامات ہیں جو خصوصیت سے ہندوستان اور بیرونی ممالک میں تبلیغ کرنے کے لئے اہمیت رکھتے ہیں۔

ان میں سے ایک لاہور بھی ہے

اگر اس مقام پر ہماری جماعت کو مضبوطی حاصل ہو جائے۔ تو پنجاب میں احمدیت پھیلانا ہمارے لئے آسان ہو جائے۔ قادیان تو وہی جاتا ہے۔ جس کو احمدیت سے دلچسپی ہو۔ لیکن لاہور میں پنجاب کا ہر شخص آتا ہے۔ اگر احمدیت لاہور میں مضبوط ہو جائے۔ تو بیرونجات سے لاہور میں آنے والا ہر شخص خواہ اسے احمدیت سے دلچسپی ہو یا نہ ہو۔ وہ یہاں کی جماعت کے ذریعہ احمدیت سے متاثر ہو گا۔ اور لاہور میں احمدیت کو طاقت اور قوت حاصل ہو جانے سے سارے علاقہ میں اسی طرح اثر ڈالا جا سکے گا۔ جس طرح گھڑیال بجانے سے میلوں میل تک آواز پہنچ جاتی ہے۔ میں نے کل

عہدہ داروں کی میٹنگ میں

بتایا تھا۔ کہ یہ تبلیغ جو اس وقت تک ہو رہی ہے۔ یہ کوئی چیز نہیں۔ اس میں بہت سی خامیاں ہیں۔ اور میں نے ہدائت کی تھی۔ کہ جلد سے جلد

لاہور کا سروے

کر کے ایک نقشہ تیار کیا جائے۔ جس میں ہر محلے ہر گلی اور ہر کوچے پر نشان ہو۔ اور وہ میرے پاس بھیجدیں۔ اور ایک نقل اپنے پاس بھی رکھیں۔ تاکہ اس کے مطابق تبلیغ کی جائے۔ خالی بڑے بڑے حلقے بنا دینا کہ یہ حلقہ نیلا گنبد کا ہے۔ یہ حلقہ مال روڈ کا ہے۔ یہ حلقہ دہلی دروازہ کا ہے۔ یہ حلقہ سول لائن کا ہے۔ یہ کوئی معنے نہیں رکھتا۔ یہ تبلیغ اور یہ کوشش تو ایسی ہی ہے جیسے لاکھوں کے مجمع میں کوئی شخص کھڑا ہو کر کہے کہ بھئی پانی لانا۔ اس پر بعض دفعہ

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

تو پانی کا ایک گلاس لانے کے لئے ہزار آدمی اٹھ کھڑے ہونگے اور بعض دفعہ ایک آدمی بھی نہ اٹھیگا۔ کیونکہ ہر شخص یہی سمجھ رہا ہوگا۔ کہ اتنے بڑے مجمع میں کوئی نہ کوئی جاکر پانی کا گلاس لے آئیگا۔ میرے اٹھنے کی کیا ضرورت ہے۔ پس یہ تبلیغ جو اس وقت تک ہو رہی ہے۔ یہ صحیح طریق پر نہیں ہو رہی اس کے لئے سب سے پہلا طریق یہی ہے۔ کہ سارے لاہور کا سروے کر کے نقشہ تیار کیا جائے۔ جس میں ہر محلے ہر گلی۔ ہر کوچے اور ہر چھتے پر نشان لگا ہوا ہو۔ اور اس کی ایک نقل یہاں کی انجمن کے پاس رہے اور ایک مجھے بھیجدی جائے تاکہ اس کو سامنے رکھ کر میں بھی سوال کر سکوں کہ فلاں گلی میں کتنے غیر احمدی ہیں۔ جن کے ساتھ ہمارے احمدیوں کی دوستی ہے۔ اور اس گلی میں کتنی دفعہ تبلیغ کی گئی یہ بات گو بظاہر معمولی نظر آتی ہے۔ لیکن

نتائج کے لحاظ سے بہت شاندار

ہے۔ اگر اس طریق کو استعمال کیا جائے تو یہ طریق تبلیغ کے لئے بہت بڑا دروازہ کھول دینے والا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اگر جماعت کوشش کرے تو ایک مہینہ کے اندر اندر یہ نقشہ تیار ہو سکتا ہے۔ پس میں جماعت کے دوستوں سے چاہتا ہوں کہ وہ کارکنوں کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں تاکہ یہ نقشہ جلدی مکمل ہو جائے اور کام شروع ہو سکے۔

دوسری بات جو میں کل نہیں بتا سکا تھا کیونکہ درحقیقت میں گلے کی تکلیف کی وجہ سے بول نہیں سکتا تھا۔ اس کا اعلان مختصراً آج کر دیتا ہوں۔ جماعت کے کارکن بھی یہاں موجود ہیں اور جماعت کے دوسرے دوست بھی اسے توجہ سے سن لیں کہ اگلے مہینے یعنی

مئی کی پندرہ تاریخ تک

مجھے لاہور کے احمدیوں کی فہرست پہنچ جانی چاہئے جسمیں جماعت کے پندرہ سال اور پندرہ سال سے اوپر کے ہر فرد کے متعلق یہ لکھا ہوا ہو۔ کہ یہ آدمی کوئی کام کرتا ہے۔ یا بیکار ہے۔ اگر کام کرتا ہے۔ تو وہ کام کیا ہے۔ اور آیا وہ کام اس کی لیاقت کے مطابق ہے۔ یا وہ اس سے زیادہ کام کی لیاقت رکھتا ہے۔ مگر مجبوری کی وجہ سے اس کام کو اختیار کئے ہوئے ہے۔ جو اس کی لیاقت سے کم ہے۔ اور اگر بیکار ہے۔ تو کس قسم کا کام کر سکتا ہے۔ اور اس کی کیا مدد کی جا سکتی ہے۔ آیا اس کو کام پر لگانے کی کوئی صورت کی جا سکتی ہے یا نہیں۔ پھر اسی طرح اس فہرست میں سوائے سرکاری ملازموں کے اور سوائے ان لوگوں کے جو پہلے سے تاجر ہیں ایسے نوجوانوں کے متعلق بھی لکھا جائے جو تجارت میں دلچسپی رکھتے ہیں یا تجارت کے شائق ہیں مگر یا تو ان کو تجارتی واقفیت نہیں یا ہے تو مگر سرمایہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ یہ کام نہیں کر سکتے۔ اور کتنے نوجوان ہیں بیکاروں میں سے یا کام کرنے والوں میں جن کے لئے ترقی کے مواقع بہم پہنچا کر ان کو تبلیغ کے لئے زیادہ مفید بنایا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد میرا منشا ہے۔ کہ

لاہور میں تبلیغ کا کام

شروع کر دیا جائے لاہور تبلیغی مرکز تو منظور ہو چکا ہے۔ گو مجھے ڈر ہے کہ لاہور کے قابل فوری طور پر مبلغ کا ملنا مشکل ہوگا۔ مگر کوشش کی جائیگی کہ جلدی مبلغ کا انتظام ہو جائے اور یہاں پر کام شروع کر دیا جائے۔ اس کے علاوہ تبلیغ کے اور ذرائع بھی میرے ذہن میں ہیں مگر ابھی میں ان کو بیان کرنا نہیں چاہتا جس وقت فہرست مکمل ہو کر میرے پاس آجائیگی اس وقت میں وہ آسان طریق بتاؤنگا۔ جس سے قلیل عرصہ میں جماعت کو زیادہ سے زیادہ منظم اور مضبوط کر کے اس کے ذریعے سے پنجاب میں اور پنجاب سے باہر دائرہ تبلیغ کو وسیع کیا جا سکے۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہاں کی جماعت کے

تعلیم یافتہ دوست

وقت کے مطابق کارکنوں کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اس کام کو جلد سے جلد کرنے کی کوشش کرینگے۔ اور اگر کارکن سست ہوں تو خود زور دیکر ان کے اندر چستی پیدا کرنے کی کوشش کرینگے۔ میں جماعت سے یہ بھی امید کرتا ہوں کہ اگر جماعت کا کوئی کارکن کام کا اہل نہ ہو تو اس کی جگہ بغیر کسی لحاظ کے دوسرا آدمی مقرر کیا جائے۔ قومی اور دینی کاموں میں کسی انسان کا لحاظ کرنا انسان کو ایمان سے خارج کر دیتا ہے۔ وہی قوم ایماندار کہلا سکتی ہے جو دین کی ضروریات کو مقدم رکھے اور دینی اور قومی فرض کے مقابلہ میں ذاتی تعلقات کی پرواہ نہ کرے۔ میں سمجھتا ہوں لاہور کی جماعت کا کام اور منظم ہو سکتا تھا۔ اگر جماعت کے بعض اور افراد کو بھی کام کا موقع دیا جاتا۔ میں نے یہاں کے سکرٹریوں کو دیکھا ہے۔ وہ

ایک خاص ٹائپ کے آدمی

ہیں اور وہی کام کرتے چلے آرہے ہیں۔ حالانکہ لاہور میں بعض اور ٹائپ کے آدمی بھی ہیں۔ جن کو اگر کام کرنے کا موقع دیا جاتا تو وہ کام کے اہل اور جماعت کے لئے مفید ثابت ہو سکتے تھے۔ مگر بوجہ کام کرنے کا موقع نہ ملنے کے وہ اپنے آپ کو جماعت کے لئے مفید ثابت نہیں کر سکے۔ ایک نوجوان کے متعلق جو اچھا کام کرنے والا تھا میں نے دریافت کیا تو مجھے بتایا گیا کہ داڑھی نہ رکھنے کی وجہ سے اس کو کام سے الگ کر دیا گیا ہے۔ مجھے اس نوجوان پر بھی افسوس ہوا کہ اس نے اس رنگ میں اپنی اصلاح نہ کی کہ وہ

دین کی خدمت

کر سکے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں یہ قانون ان عہدوں کے متعلق ہے۔ جو مرکز کا حصہ ہوں۔ اس کے علاوہ مقامی طور پر کام کرنے کے بعض ایسے مواقع ہوتے ہیں۔ جن پر اس قانون کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اس لئے اس قسم کے کاموں پر بعض فعال نوجوانوں کو لگانا چاہئے اس سے ہمارا جماعتی قانون بھی قائم رہیگا۔ کہ جو نوجوان اسلامی شعار کی پابندی کرنے والے نہ ہوں۔ ان کو کوئی ایسا عہدہ نہ دیا جائے جس کا تعلق مرکز سے ہو۔ اور مقامی ضرورت کے مطابق کام کرنے والے نوجوانوں کو موقع بھی مل جائیگا کیونکہ مقامی طور پر جو کام ان کے سپرد کیا جائیگا۔ وہ قومی عہدہ یا سلسلہ کا عہدہ نہیں ہوگا۔ اس طرح ہمارا قانون بھی نہیں ٹوٹیگا اور

نوجوانوں میں کام کرنے کی روح

اور بیداری بھی پیدا ہو جائیگی۔ ایسے نوجوانوں کے رات دن کان بھرنے چاہئیں کہ وہ اسلامی تعلیم کی پابندی نہ کر کے کیوں جماعت کے اندر تفرقہ اور شقاق کا موجب بنتے ہیں اور جماعت کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کے اندر یہ احساس پیدا کیا جائے کہ کیوں وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت کو وہ قیمت دینے کے لئے تیار نہیں۔ جو قیمت وہ فیشن کو دے رہے ہیں۔ اگر نوجوانوں پر متواتر یہ زور ڈالا جائے تو کچھ عرصہ کے اندر ان کی اصلاح بھی ہو جائے۔ اور پھر مقامی کاموں پر جو مرکز کا حصہ نہ ہوں ان کو مقرر کر کے ان کی دلچسپی کو بھی قائم رکھا جا سکتا ہے۔ اور ان کی فعال روح کو مرنے سے بچایا جا سکتا ہے۔ اس طرح ہماری دونو باتیں پوری ہو جائینگی۔ یہ قانون بھی پورا ہو جائیگا۔ کہ جو نوجوان علی الاعلان شریعت کے احکام کی خلاف ورزی کرنیوالے ہوں ان کو کسی ملی عہدہ پر مقرر نہ کیا جائے۔ اور یہ بات بھی پوری ہو جائیگی کہ ایسے نوجوانوں کو اپنے اردگرد رکھا جائے تاکہ خود ان کی بھی اصلاح ہو اور وہ آگے دوسروں کی اصلاح کا موجب ہوں۔ پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ

لاہور کی جماعت

جلد سے جلد ان دو باتوں کو پورا کرنے کی کوشش کریگی اور اپنے نظام کو اس رنگ میں چلائیگی کہ نئے نوجوانوں کو آگے لانے کی کوشش کی جائے اور ان کو مقامی عہدوں پر مقرر کر کے ان کی فعال روح کو ابھارا جائے۔ میں نے بتایا ہے کہ مجھے یہاں کئی قسم کی طبائع اور کئی قسم کی لیاقتوں کے نوجوان نظر آئے ہیں۔ جو کام کرنے کے لحاظ سے نہایت مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ مگر وہ ایسے ہی پڑے ہیں جیسے دو پہاڑوں کی وادیوں میں پھول نکلتے بھی ہیں۔ لہلاتے بھی ہیں۔ اور سوکھ بھی جاتے ہیں لیکن ان کو نہ نکلتے وقت کوئی دیکھتا ہے۔ نہ لہلاتے وقت کوئی دیکھتا ہے۔ اور نہ ہی ان کے سوکھنے پر کسی کو افسوس پیدا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا ان وادیوں میں سے دوبارہ پھول نکالنا خدا کی طاقت میں ہے۔ اس کی طاقتیں غیر متناہی ہیں۔ وہ اسی لئے بعض چیزوں کو ضائع کر دیتا ہے اور ان کی پرواہ نہیں کرتا کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ میں جب چاہوں اور جو کچھ چاہوں پیدا کر سکتا ہوں۔ لیکن یہ مقام ہمارا نہیں۔ ہم یہ کام نہیں کر سکتے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے جو چیزیں ہمارے ہاتھ میں دی ہیں ہمیں ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور ان چیزوں کو بیج کے طور پر استعمال کرنا چاہئے تاکہ ہمارے لئے پہلے سے بھی زیادہ سامان پیدا ہو جائیں اور پہلے سے بھی زیادہ سامان ہمیں مل جائیں

خدا تعالیٰ سے دعا

ہے کہ وہ جماعت کے لوگوں کو صحیح طور پر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جو ہدایات میں نے دی ہیں ان پر عمدگی سے عمل کرنے کی جماعت کو توفیق بخشے۔ تاکہ میں اپنی نگرانی کے ساتھ لاہور میں احمدیت کی مضبوطی سے عہدہ برآ ہو کر سارے پنجاب کی تبلیغ کی تکمیل میں کامیاب ہو سکوں۔

(اللھم آمین)

ملک شام کی اہمیت تاریخ احمدیت میں

اخبارات میں یہ خبر شائع ہو چکی ہے کہ شام اور دیگر ممالک عربیہ میں اسلامی شریعت آہستہ آہستہ ختم ہو رہی ہے۔ اور عرب ممالک کے مسلمان یہ چاہتے ہیں کہ کہ جتنی جلدی ہو سکے مغربیت میں رنگین ہو جائیں۔ اور اسی جذبہ کے ماتحت وہ انگریزی زبان سیکھنے کی طرف بڑے جوش سے متوجہ ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں اور خصوصاً احمدی مسلمانوں کے لئے یہ خبر نہائت ہی تکلیف دہ ہے۔ اور ان کا فرض اولین ہے۔ کہ ان ممالک کو ہر ممکن طریق سے مغربیت میں رنگین ہونے سے محفوظ رکھنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ یہ وہ ممالک ہیں۔ جن سے ہمیں دین ملا۔ اور ان کا ہم پر احسان عظیم ہے۔ اور اس احسان کا بدلہ ہم اسی صورت میں اتار سکتے ہیں۔ کہ اب جبکہ وہ صحیح اسلامی تعلیم سے محروم ہو چکے ہیں۔ ہم صحیح اسلامی تعلیم ان کے سامنے رکھیں۔

احمدی نوجوانوں کو ملک شام اور ممالک عربیہ کو اس ہلاکت سے بچانا اس لئے بھی ضروری ہے۔ کہ ملک شام تاریخ احمدیت میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے فرمایا:-

یدعون لک ابدال الشام و عباد اللہ من العرب (تذکرہ صلہ ۱۳۱) کہ شام کے ابدال اور بزرگ لوگ اور ممالک عربیہ کے بندے تیرے لئے دعا کرتے ہیں اور دعا کرینگے۔ اس الہام میں اللہ عزوجل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بشارت دی ہے۔ کہ (۱) جماعت احمدیہ سے کوئی ایسا کام ہوگا۔ کہ ملک شام کے لوگ خصوصاً اور ممالک عربیہ کے لوگ عموماً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ہمیشہ کے لئے دعاگو رہینگے (۲) اس کام کا اثر یہ ہوگا۔ کہ ایسے لوگ شام اور ممالک عربیہ میں پیدا ہونگے جو ابدال اور بزرگ ہونگے۔ اور اللہ کے بندے کہلائینگے اور دنیائے فانی سے اپنا منہ موڑ کر خدا کے دین کی خدمت کے لئے کمربستہ ہو جائینگے۔

یہ وہ بشارت ہے جو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے ہمیں دی۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ یہ خدا کی بات ہے۔ اور پوری ہو کر رہے گی۔ لیکن اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو موقعہ دیتا ہے۔ کہ وہ اس کی رضا حاصل کریں۔ میرے خیال میں شام اور ممالک عربیہ کا مغربیت میں رنگین ہونے کے لئے تیار ہونا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لائی ہوئی تعلیم سے ان کے محفوظ رہنے کی پیشگوئی اس الہام میں پائی جاتی ہے۔ ایس احمدی نوجوانوں کو اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اور خدا کے وعدے پر یقین رکھتے ہوئے اس نازک وقت میں اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے

پھر ہمارے سلسلہ کے متعلق ایک مشہور پیشگوئی ہے۔ اور وہ اس کثرت سے اخبار "الفضل" میں شائع ہو چکی ہے۔ کہ اس کو ہر چھوٹا بڑا جانتا ہے۔ اور وہ پیشگوئی یحییٰ بن عقب رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ جو شمس المعارف صلہ ۳ میں منظوم طور پر پائی جاتی ہے۔ اس پیشگوئی میں آخری زمانہ کے احوال اور مسیح موعودؑ کی بعثت کی خبر دی گئی ہے۔ اور اسی ضمن میں لکھا ہے ؎

وَمحمود سیظھر بعد ھذا
و یملک الشام بلا قتال
و تطیع لہ حصول الشام جمعاً
و ینفق مالہ فی کل حال

کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد ان کے ایک جانشین ہونگے۔ جن کا نام محمود ہوگا اور وہ ملک شام کے فاتح ہونگے۔ اور شام کو بغیر جنگ ظاہری کے فتح کرینگے۔ اور اس فتح کے بعد ملک شام اسلام کی خدمت کے لئے اور اپنے فاتح کی مدد کے لئے کمربستہ ہو جائیگا اور ہر طرح مالی اور جانی قربانی کریگا۔

اس پیشگوئی کی تشریح کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس کے الفاظ اتنے واضح ہیں۔ کہ پڑھنے والا ان کا مطلب سمجھ سکتا ہے۔ اندازہ لگ سکتا ہے کہ یہی وہ زمانہ ہے۔ جس میں مقدر ہے کہ ہمارے پیارے امام مصلح موعود کے ہاتھ پر ملک شام فتح ہو۔ اس پیشگوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کو ملا کر یہ بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے۔ کہ ملک شام تاریخ احمدیت میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔

کیونکہ وہاں سے دین کے حامی پیدا ہونے کی خوشخبری دی گئی ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس مشاورت کے موقعہ پر فرمایا تھا۔ کہ شام کی جماعت کی طرف سے یہ مطالبہ آیا ہے کہ چونکہ وہاں لوگ انگریزی پڑھنے کی طرف راغب ہو رہے ہیں۔ اس لئے وہاں گریجوایٹ بھجوائے جائیں۔ چنانچہ حضور نے جماعت سے مطالبہ فرمایا۔ کہ جو گریجوایٹ شام جانا چاہتے ہوں۔ وہ اپنے نام پیش کر دیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس فرمان اور مندرجہ بالا دو پیشگوئیوں کے پیش نظر میں جماعت کے تمام نوجوانوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ خدا کی موعود سرزمین کو حاصل کرنے کے لئے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہیں۔ اور اس کثرت سے شام میں جائیں۔ کہ وہاں فوری طور پر ایسا تغیر پیدا کریں کہ ملک شام بجائے مغرب کی طرف قدم اٹھانے کے اسلام کی طرف بڑھے۔

خاکسار:- نور الحق واقف زندگی

آگرہ میں چند احمدیوں پر احرار کا حملہ اور دوکان کو آگ لگانیکی کوشش

حال میں جب مجلس احرار آگرہ کو سانحہ ___ (آگرہ) میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ تو انہوں نے اپنے تیر آگرہ کی مختصر جماعت احمدیہ پر برسانے شروع کر دیئے۔ اور طرح طرح سے احمدیت کی مخالفت میں پبلک کو اکسایا۔ بانی سلسلہ احمدیہ پر اتہامات لگا کر عوام کو اشتعال دلایا۔ یہاں تک کہ ۵ اپریل ۱۹۴۵ء کو ایک احمدی دوست کی دوکان پر بغیر کسی اطلاع کے بحث و مباحثہ شروع کر دیا۔ جس سے ان کی غرض یہ تھی۔ کہ احمدیوں کو جانی و مالی نقصان پہنچایا جائے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی فضل الدین صاحب مبلغ نے قرآنی آیت

ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھدآء والصالحین

کی تفسیر کرتے ہوئے بیان کیا کہ خدا تعالےٰ نے مومنوں سے وعدہ کیا ہے کہ اگر تم اطاعت کرو گے اللہ کی اور اسکے رسول کی تو تم انعام یافتہ گروہ میں سے ہوگے یعنی نبی، صدیق، شہید اور صالح۔ اور خیر امت اسی صورت میں ہو سکتی ہے۔ جب اس میں نبی۔ صدیق، شہید اور صالح ہوں۔ چنانچہ حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ شہید اور شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ صالح۔ آپ کی تصدیق کے لئے کافی وافی ہیں۔ اسی طرح خدا تعالےٰ نے چوتھا یعنی نبوت کا انعام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پورا کر کے بتلا دیا۔ کہ یہی امت خیر امت ہے۔ جس کی نظیر کسی دوسری امت میں نہیں پائی جاتی۔ اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا بھی یہ ایک بین ثبوت ہے۔

اس برسر عام مناظرہ میں ہماری طرف سے تو قرآن اور حدیث کی رو سے دلائل دیئے جا رہے تھے۔ اور ساتھ ہی ہمارے مناظر یہ کہتے چلے جاتے تھے۔ کہ قرآن شریف ہم دونوں کے لئے حجت ہے۔ مگر فریق مخالف یعنی احرار جواب میں قرآن اور حدیث کو ایک طرف پھینک کر اور اخلاق و تہذیب کو در کنار رکھ کر بدزبانی پر اتر آئے تھے۔ چونکہ اس مناظرہ سے احرار کا مقصد یہ تھا۔ کہ کسی طرح پبلک کو اشتعال دلا کر احمدیوں کو گزند پہنچایا جائے۔ اس لئے جب احرار کو دلائل و براہین کے لحاظ سے اپنی کمزوری کا احساس ہوا۔ تو انہوں نے مولوی فضل الدین صاحب اور دیگر احمدی دوستوں پر حملہ کر دیا۔ ایک طرف تو صرف پانچ احمدی اور دو بچے اور دوسری طرف کم و بیش پانچ سو غیر احمدیوں کا مجمع تھا۔ مگر خدا تعالےٰ نے حفاظت کی۔ اور ہم دوکان کے اندر محفوظ ہو گئے۔ سوائے ایک دوست کے جو اس گہما گہمی میں باہر رہ گئے۔ اور جنہیں مخالفین نے زدوکوب کیا۔ بہت ممکن تھا کہ جان سے ہی مار دیتے۔ لیکن ایک غیر احمدی نے بچا لیا۔ اسی دوران میں مخالفین نے دوکان کے دروازوں کو توڑنا شروع کر دیا۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ وہ آگ لگا دینا چاہتے ہیں۔ اس دوکان کو جس میں احمدی بند تھے۔ حسن اتفاق سے دو مہمان جو بسلسلہ تجارت یہاں آئے ہوئے تھے۔ اور کسی وجہ سے اس مجمع سے پہلے ہی نکل آئے تھے۔ انہوں نے فوراً جا کر علاقہ کے تھانہ انسپکٹر پولیس جناب اختر حسین صاحب کو اطلاع دی اور انہوں نے پولیس کو جناب عبد المالک صاحب کی

صحابہ کرامؓ کے فضائل

(۳)

گزشتہ مضمون میں اذیقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی مصاحبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور خدا تعالیٰ کی معیت اور قول انت الصدیق (تفسیر قمی) سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صدیقیت ثابت کی جا چکی ہے۔ مزید حوالجات کتب شیعہ سے پیش کئے جاتے ہیں

۳۔ خلاصۃ المنہج کاشانی میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے۔

"ثانی اثنین در حالتے کہ دوئیم دو بود یعنی با او نبود مگر یک کس کہ ابوبکر بود اذھما دتتے کہ او و ابوبکر فی الغار در غار بودند...... پس پیغمبر شب پنج شنبہ در شہر مکہ امیر المومنین را بر جائے خود بخوابانید و خود از خانہ ابوبکرؓ برفاقت او درمیان شب بیرون آمد...... از عروہ روایت است کہ ابوبکرؓ را گوسفندے چند بود (بعد از) نماز شام عامر بن فہیرہ آں گوسفنداں را دراں غار راندی وایشاں از شیر گوسفنداں خوردندی اذیقول چوں گفت پیغمبر لصاحبہ وصاحب خود را لاتحزن اندوہ مخور ان اللہ معنا بدرستے کہ خدائے باما است بار انصرت دہد بر دشمناں و بارانگہ دارد از شر ایشاں"۔ یعنی جب کہ آپؐ دو میں دوسرے تھے یعنی آپؐ کے ساتھ سوائے ایک فرد ابوبکرؓ کے اور کوئی نہ تھا۔ اذھما جب کہ آپؐ اور ابوبکرؓ فی الغار غار میں تھے..... آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعرات کی رات کو حضرت علیؓ کو اپنی جگہ پر لٹا کر خود حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ ان کے گھر سے (بارادہ ہجرت) آدھی رات کے وقت باہر نکلے.... عروہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ کی چند بکریاں تھیں نماز شام کے بعد حضرت ابوبکرؓ کا غلام عامر بن فہیرہ ان بکریوں کو غار میں لاکر آپ کو دودھ پلاتا۔ اذیقول۔ جب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے لصاحبہ اپنے دوست کو لاتحزن غمگین مت ہو۔ ان اللہ معنا یقیناً اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ ہمیں دشمنوں سے بچائے گا۔ اور ان پر غلبہ عطا فرمائیگا۔

اس روایت سے یہ ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بنفس نفیس حضرت ابوبکرؓ کے گھر تشریف لے گئے اور وہاں سے دونوں نے آدھی رات کے وقت مکہ چھوڑا اور غار میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان کہ "خدائے باما است بار انصرت دہد بر دشمناں و بارانگہ دارد از شر ایشاں"۔ خاص طور پر حضرت ابوبکرؓ کا ایمان واخلاص ثابت کرتا ہے۔ پس صاحب مجلس المومنین قاضی نور اللہ صاحب شوستری کا یہ اعتراض معیت حضرت ابوبکرؓ کے متعلق لایعنی ہے۔ کہ "ابوبکر از منافقین بود و برخلاف امر مقدس نبوی در اثنار راہ استاد و حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد زجر شدید اورا ہمراہ گرفت" یعنی حضرت ابوبکرؓ منافقوں میں سے تھے۔ اور آنحضرتؐ کے حکم کے بغیر ہی راستہ میں آکھڑے ہوتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو بعد زجر شدید اپنے ہمراہ لے لیا۔

اس روایت کی لغویت اس کے الفاظ سے بھی ظاہر ہے۔ اور معترض کے انتہائی تعصب اور کور باطنی کا ثبوت ہے۔ عقلاً بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس خطرہ کے وقت حضرت ابوبکرؓ کو اپنے ساتھ لے جانا درست نہیں ٹھہر سکتا۔ جب کہ ایک منافق کے متعلق ہر وقت افشاء راز کا خوف دامنگیر رہے۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ عجیب قسم کے منافق تھے کہ بجائے کفار کے ساتھ مل کر آپؐ کو گرفتار کرانے اور حسد وکینہ کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے جو ایک منافق کا لازمہ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت اختیار کی اور اپنی جان کو بھی ہلاکت میں ڈالا۔ کیا منافقوں کا سلوک نبی کے ساتھ یہی ہوتا ہے؟ یہ صفات تو خدا تعالیٰ نے مومنین کی قرآن کریم میں بیان فرمائی ہیں۔ کہ النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم (احزاب) یعنی مومن اپنے نفس پر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور ہر ضرورت کے موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضرورت کو مقدم رکھتے ہیں۔ اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منافق تھے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان کے ساتھ اس قدر رشتہ محبت واتحاد ویگانگت قائم رکھنا اور ہر موقعہ میں یہاں تک کہ انتہائی رازداری کے امور میں ان کو اپنا رازدار بنانا اور ان کو انت الصدیق کا لقب عطا فرمانا ان احکام الٰہی کے صریح خلاف ہیں۔

جن میں منافقوں کے ساتھ قطع تعلق کا حکم دیا گیا ہے۔ اس طرح کیا ایک معترض کی نظر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک پر یہ اعتراض وارد نہیں ہوتا کہ جس قدر قرآن مجید میں ان سے قطع تعلقات کا ارشاد ہوا ہے۔

چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یاایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم وماواھم جھنم وبئس المصیر اے نبی کافروں اور منافقوں کے ساتھ جہاد کر اور ان پر سختی کر اور (آخرت میں بھی) ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ (جو کہ) بری ہے ٹھہرنے کی جگہ۔ اور خدا تعالیٰ نے منافقوں کے لئے استغفار سے بھی منع فرمایا ہے۔ ولا تصل علیٰ احد منھم مات ابدا ولا تقم علیٰ قبرہ انھم کفروا باللہ ورسولہ وماتوا وھم فاسقون۔ یعنی اے نبی اگر ان منافقوں میں سے کوئی مرجائے تو ان کا جنازہ نہ پڑھ اور نہ ہی ان کے لئے دعا کر (اس لئے کہ) انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا کفر کیا اور وہ مرے ہیں (بوجہ ایمان سے پھر جانے کے) فاسقانہ حالت میں۔ اس سے بھی زیادہ تاکیدی الفاظ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لئن لم ینتہ المنافقون والذین فی قلوبھم مرض والمرجفون فی المدینۃ لنغرینک بھم ثم لایجاورونک فیھا الا قلیلا ملعونین اینما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلا سنۃ اللہ فی الذین خلوا من قبل ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا (احزاب) اگر منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے۔ اور جو مدینہ میں لوگوں کو جھوٹی خبریں سنا کر ابھارتے ہیں۔ ان حرکات سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں (اے نبی) ان کے خلاف اٹھا دینگے پھر وہ مدینہ میں تیرے قریب ٹھہرنے نہیں پائینگے۔ یہ لوگ ملعون ہیں جہاں ملیں پکڑ کر خوب قتل کئے جائیں منافقوں کے متعلق سنت الٰہی یہی ہے گزشتہ امم میں بھی ان کے ساتھ یہی برتاؤ رہا ہے۔ (اور اب بھی) تو اس سنت الٰہی میں کبھی تبدیلی نہیں پائیگا۔

گویا انبیاء پر منافقوں کے خلاف جہاد کرنا واجب ہے۔ اور وہ لوگ اس قابل نہیں کہ نبی کے جوار میں رہ سکیں۔ وہ ملعون ہوتے ہیں۔ جہاں ملیں ان کو قتل کر دینا چاہیئے یہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں نہیں بلکہ شروع سے سنت الٰہی یہی ہے برخلاف اس کے اصحاب ثلاثہ کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلوک نہایت ہی شفقت آمیز تھا آپ نے ان کے ساتھ رشتہ داریاں قائم کیں اور ہر معاملہ میں ان کو مقدم رکھا اور ان کو قتل کرنا تو کجا بلکہ ان میں سے ایک کو یکے بعد دیگرے اپنی دو صاحبزادیاں بیاہ دیں۔ اور نہ صرف یہ کہ وہ آپ کی زندگی میں آپ کے جوار مبارک سے سرفراز ہوئے بلکہ مرنے کے بعد بھی آپ کے جوار میں ہی جگہ ملی۔

دراصل قدرت الٰہی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان کے ساتھ حسن سلوک کا بھی یہی منشا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں آپ کے قدموں میں سب کچھ نثار کرنے والے احباب بعد الموت بھی یہی نمونہ پیش کریں معلوم ہوا کہ وہ ایمان کے انتہائی درجہ پر پہنچے ہوئے تھے۔ اسی لئے زندگی اور ممات ہر دو حالات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب میں جگہ پائی اگر وہ منافق ہوتے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ جہاد کرتے اور وہ مدینہ میں کبھی ٹھہر نہ سکتے۔

خاکسار خورشید احمد شاد واقف زندگی

خُدا سے لو لگانا چاہیئے

محفل جاناں میں آنا چاہیئے
پھر خدا سے دل لگانا چاہیئے

ہو اگر مطلوب عمر جاوداں
نفس سرکش کو مٹانا چاہیئے

ہیچ ہیں لذاتِ دنیائے دنی
بس خُدا سے لو لگانا چاہیئے

کہہ رہی ہے آرزوئے وصلِ دوست
اپنی ہستی کو مٹانا چاہیئے

قادیاں ہے واقعی دارالاماں
سب کو یہ قول آزمانا چاہیئے

آتش دوزخ سے بچنا ہو اگر
خوف کے آنسو بہانا چاہیئے

حشر کے دن سرفرازی کے لئے
عجز سے گردن جھکانا چاہیئے

رحم آخر آ ہی جائے گا کبھی
حالِ دل اُن کو سنانا چاہیئے

ہو لبوں تک ہی تو پھر کیا ہے عشق
عشق کا دل میں ٹھکانا چاہیئے

خاکسار سید شفیق الحسن عابد

ہندوستان کا مستقبل اور نوجوان

موجودہ حالات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر اب بھی ہندوستان کا نوجوان خواب غفلت سے نہ جاگا۔ تو اسکی قسمت میں یقیناً ٹھوکریں لکھی ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ جنگ کے بعد ہندوستانی جوان کیا کرے گا۔ موجودہ جنگ نے جہاں بیکاری کو دور کیا ہے۔ وہاں بیکاری کے سامان بھی پیدا کر دیئے ہیں۔ اس لئے ابھی سے سوچنا چاہیئے۔ کہ ہمیں کیا کرنا ہوگا۔ وہ ہندوستان جس کے سینہ میں کئی خزائن مدفون ہیں۔ وہ ہندوستان جس کی مٹی نے ہمیشہ سونا اگلا ہے۔ اس ملک کے نوجوان فکر معاش میں سرگرداں ہوں حیرت کی بات ہی اگر غور کیا جائے۔ تو قصور ہمارا ہی ہے۔ کیا کبھی ہم نے اس پر غور کیا۔ کہ ہم باقی ملکوں کے دستِ نگر کیوں ہیں؟ ہمارا ملک ہر بات میں دوسروں کا محتاج کیوں ہے؟ یہ ایک سوال ہے۔ جسے آج تک ہم حل نہ کر سکے۔ چونکہ ہندوستان ایک زراعتی ملک ہے۔ اس لئے سب سے پہلے ہم ہندوستان کے کسان کو لیتے ہیں۔

ہندوستانی کسان

ہندوستان میں آبادی کے لحاظ سے ستر فی صدی لوگ دیہات میں آباد ہیں۔ اور کاشتکاری ان کا پیشہ ہے۔ ہندوستانی کسان کوئی اچھا کاشتکار نہیں۔ بجلی اور بھاپ سے وہ بالکل ناواقف ہے۔ وہی پرانے آلات اسکی پونجی ہیں۔ ہندوستان کی تہذیب ابھی تک کھیتوں میں سوئی پڑی ہے۔ جب تک ہندوستان کا کسان جاہل ہے۔ تب تک ہندوستان کا مستقبل بھی شاندار نہیں ہو سکتا۔ اول تو حکومت کو ہی اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ دیہات سدھار سکیم کسی حد تک کامیاب ضرور ہے۔ لیکن اس کا وجود آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں تیس چالیس گاؤں کے درمیان کم از کم ایک زراعتی سکول ہونا چاہیئے۔ جہاں بچوں کو نئے اور مفید ہتھیاروں سے آگاہ کیا جائے۔ ہندوستانی کسان سال میں صرف چھ ماہ کام کرتا ہے۔ وقت کی قیمت کا اسے اندازہ نہیں۔ زراعتی سکول کے ساتھ ہی ایک صنعتی سکول بھی ہو۔ جہاں فارغ لوگوں کے لئے مختلف کام ہوں۔ اس قسم کے سکول ہندوستان کے لئے اتنا کپڑا پیدا کر سکتے ہیں۔ کہ ہم باقی ملکوں کے محتاج نہیں رہ سکتے۔ ابتدا میں گو مشکلات ضرور ہوں گی۔ لیکن صرف چند ہی سالوں میں ہندوستان کے دیہات کا نقشہ بدل سکتا ہے۔ قدرت نے بہترین فضاء کسانوں کو دی ہے۔ لیکن کتنے بدقسمت ہیں وہ جو کہ باوجود ان سہولتوں کے گندے اور تنگ مکانوں میں رہتے ہیں ہندوستان کے نوجوانوں کے لئے یہ دعوت عمل ہے۔ اگر وہ ہندوستان کے مستقبل کو شاندار دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو کسی سرمایہ کی ضرورت نہیں کسی الاؤنس کی ضرورت نہیں۔ ہندوستانی کسان مہمان نواز ہے۔ چند نوجوان ہی جو اپنے دل میں کام کرنے کی تڑپ رکھتے ہوں۔ یہ کام بخوبی سرانجام دے سکتے ہیں۔ تاریخ بتلاتی ہے کہ بعض حالات میں ایک شخص کی ہمت نے ہی نقشہ بدل دیا۔ تو کیا ہندوستان کے چند باہمت نوجوان ہندوستان کی تقدیر نہیں بدل سکتے؟

تجارت

اس کے بعد میں ہندوستانی تاجر کو لیتا ہوں۔ تجارت کی ترقی قوم کی سیاسی ترقی ہے۔ امریکہ کی حیرت انگیز ترقی کا سب سے بڑا سبب تجارت ہے۔ کوئی پیشہ ور تاجر کے برابر مالدار نہیں۔ تجارت ہی سے جفاکشی۔ کفایت شعاری دیانتداری اور عالی حوصلگی کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ جس کے بغیر انسان کسی کام کو مضبوطی کے ساتھ نہیں کر سکتا۔ ہندوستان کی تجارت آج کل ہندوؤں کے ہاتھ میں ہے۔ مسلمانوں کی حالت قابل رحم ہے۔ اول تو وہ تجارت کو ذلیل پیشہ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ انہیں یہ علم نہیں۔ کہ ہمارے آقا سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تجارت کو اپنایا۔ وہ دنیا کا رہبر جس نے ہمیں اسلام جیسا مذہب دیا۔ اگر وہ تجارت کر سکتے ہیں۔ تو یقیناً یہ ایک معزز پیشہ ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو تجارت کے نشیب و فراز سے آگاہ کر کے ان کے دل میں تجارت کا شوق پیدا کریں۔ اس کے لئے اگر تھوڑے سے سرمایہ سے ٹریننگ کے لئے سکول کھولے جائیں۔ تو بہت مفید رہیں گے۔

ملازمت

اس کے بعد میں ملازمت کو لیتا ہوں۔ ہر وقت رنج و فکر دامنگیر رہتا ہے۔ افسر کا خوف غیر حاضری کا ڈر۔ جرمانے کا خدشہ پیچھا نہیں چھوڑتا۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ موجودہ تعلیم نے ابھی تک کوئی اچھے مفکر پیدا نہیں کئے۔ تعلیم نے ایسے نوجوان پیدا نہیں کئے۔ جو قوم کی رہنمائی کر سکیں۔ ہاں البتہ تیس روپے کے کلرک بہت پیدا کئے ہیں۔ غریب کلرک زمین کا بوجھ نہیں تو اور کیا ہیں۔ کلرک کی زندگی کس رنگ میں گذرتی ہے۔ اس کا اندازہ اس کے کمزور اور نحیف بچوں کی چیخ و پکار سے لگایا جا سکتا ہے۔

دستکاری

کاشتکاری اور دستکاری بہن بھائی ہیں۔ پرائی غلامی نہیں۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر ہندوستان کا کاشتکار دستکار بھی ہو۔ کاشتکار زمین میں تصرف کرتا ہے۔ اور دستکار لکڑی لوہا اور کپاس وغیرہ کو اپنی ہنرمندی سے بنا سنوار کر دوسرے لوگوں کے ہاتھ خاطر خواہ فائدے پر فروخت کرتا ہے۔ کاشتکار اہل حرفہ کا محتاج ہے۔ لیکن اگر ہندوستان کا کسان چھ مہینہ فارغ بیٹھنے کی بجائے دستکاری شروع کر دے۔ تو پھر محتاجی کس کی۔ قدیم زمانہ میں ہندوستانی صنعت و حرفت شہرہ آفاق تھی۔ ڈھاکہ کی باریک ململ دنیا بھر میں مشہور تھی۔ مگر آج ہمارے نوجوان اپنے ہاتھ سے کام کرنا گناہ سمجھتے ہیں۔ یہ کتنی بڑی بھول ہے۔ اگر اب بھی ہم نہ سنبھلے تو یقیناً ہم بہت پیچھے رہ جائیں گے۔ یورپ نے جو ترقی کی۔ صرف صنعت و حرفت کی بدولت۔ مگر ہم یہ سمجھتے ہیں۔ کہ موچی اور لوہار ذلیل لوگ ہیں۔ کیا باٹا کمپنی کا مالک ایک ترقی یافتہ موچی نہیں۔ اور کیا ٹاٹا کمپنی کا مالک ترقی یافتہ لوہار نہیں؟ اگر ہمارے فکر کی پرواز بھی اتنی بلند ہوتی۔ تو ہماری کبھی یہ خستہ حالت نہ ہوتی۔ اب بھی وقت ہے۔ اگر صبح کا بھولا شام کو گھر آجائے۔ تو اسے بھولا نہیں کہنا چاہیئے۔ اور احمدی نوجوانوں کو تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے پیش پیش ہونا چاہیئے۔ اور اگر دل میں ایمان اور اپنے اوپر بھروسہ ہے۔ تو وہ دن دور نہیں۔ جب ہندوستان کو ایسے نوجوانوں پر فخر ہوگا۔ اور ہندوستان کی سرزمین بھی فخر سے یہ کہہ سکے گی۔ ہاں یہی وہ نوجوان ہیں۔ جن پر میں بجا فخر کر سکتی ہوں۔

(محمد ادریس بی۔ ایس۔ سی قادیان)

میٹرک پاس احمدی طلباء کیلئے دینی تعلیم کے حصول کا موقعہ

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال جامعہ احمدیہ کے ساتھ ایک ایسی سپیشل کلاس کھولنے کی اجازت دی تھی۔ جس میں میٹرک پاس طلباء داخل کئے گئے۔ اس کلاس کا ایک سالہ نصاب حضور ایدہ اللہ بنصرہ کا مقرر فرمودہ ہے یہ تجربہ کامیاب ثابت ہوا۔ اور امسال اس کلاس کے سات طالبعلم امتحان میں کامیاب ہو کر جامعہ احمدیہ کے درجہ اولیٰ میں داخل ہو رہے ہیں۔ یہ طالبعلم اب چار سال میں جامعہ احمدیہ کا موجودہ کورس ختم کریں گے۔ انشاء اللہ۔ اور اس طرح میٹرک کے بعد صرف پانچ سال میں جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہو سکیں گے۔ اور اسی دوران میں عارضی انتظام کے ماتحت وہ پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کی سند بھی حاصل کر سکیں گے۔ جس کے بعد صرف انگریزی میں بی۔ اے اور ایم۔ اے کا امتحان دیا جا سکتا ہے۔ اب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مزید ایک سال کے لئے اس سپیشل کلاس کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

اس منظوری کا اعلان کرتے ہوئے میں جماعت کے مخلصین سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ میٹرک پاس کرنے کے بعد اپنے بچوں کو دینی تعلیم کے لئے اور عربی زبان میں مہارت پیدا کرنے کی خاطر جامعہ احمدیہ میں داخل کرائیں۔ میٹرک کا نتیجہ شائع ہونے کے بعد دس دن تک اس سپیشل کلاس کا داخلہ جاری رہے گا۔ یاد رہے۔ کہ جامعہ احمدیہ میں تعلیم کی کوئی فیس چارج نہیں کی جاتی۔ ہوسٹل میں رہائش اور خوراک وغیرہ کے اخراجات کا اندازہ پندرہ روپیہ ماہانہ ہے۔ میرے نزدیک میٹرک پاس طلباء کے لئے یہ ایک نادر موقع ہے۔ اس ذریعہ سے وہ کم سے کم مدت میں دینی خدمت کے قابل بن سکتے ہیں۔ اور اگر وہ علمی ترقی ہی کرنا چاہیں۔ تو ان کے لئے بھی یہ ایک بہترین ذریعہ ہے۔ امید ہے۔ کہ اس سال میٹرک میں کامیاب ہونے والے طلباء خصوصیت سے اس طرف توجہ کریں گے۔ ایسا موقعہ شاید پھر نہ مل سکے۔

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری پرنسپل)

وصیتیں

نوٹ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کیجاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۳۰۲ منکہ رسول بی بی زوجہ محمد شریف صاحب قوم ارائیں عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴۵ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ مہر بذمہ خاوند دو سو روپیہ زیور طلائی کانٹے اور مندری ۱۴ ماشے۔ ہار نقرہ دس تولہ قیمتی ۱۲/- روپے۔ پہنچیاں نقرہ قیمتی چار روپے سروریاں دس روپے کل میزان زیور و مہر ۲۸۵/- روپے۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی الامۃ:۔ رسول بی بی موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد محمد شریف خاوند موصیہ۔ گواہ شد غلام محمد خسر موصیہ۔

نمبر ۸۳۰۷ منکہ سکینہ بیگم عباسی زوجہ قاضی افتخار احمد صاحب قوم عباسی قریشی عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۲۸ ساکن قادیان دارالبرکات شرقی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴۵ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ دو جوڑے کانٹے طلائی وزن سوا تولہ دو عدد انگوٹھی طلائی وزن سات ماشہ۔ ایک جوڑہ زیور نقرئی سات ۱۴ تولہ حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- روپے اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ میری وفات پر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی الامۃ:۔ سکینہ بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ افتخار احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد شفیع عباسی قریشی والد موصیہ۔

نمبر ۸۲۹۶ منکہ مرزا خلیل احمد ولد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۴ ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ حضرت والد صاحب کی طرف سے بیس روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد مرزا خلیل احمد۔ گواہ شد:۔ رشید احمد ملک۔ گواہ شد مرزا منیر احمد۔

نمبر ۸۳۶۶ منکہ نور الدین ولد بہادر علی قوم ہڈال پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالفضل بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴۵ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری تنخواہ ۳۱/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میں تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد نور الدین دارالفضل گواہ شد:۔ نواب دین مؤذن دارالفضل۔ گواہ شد علی محمد اصحابی وموصی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۳۶۴ منکہ نواب دین ولد چوہدری پیر محمد صاحب قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی جھنگلاں ڈاکخانہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴۵ ۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اراضی زرعی دس گھماؤں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ قبل ازیں اس کو تحریک جدید کے ماتحت وقف کر چکا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ نواب دین موصی نشان انگوٹھا گواہ شد:۔ غلام رسول پریذیڈنٹ۔ گواہ شد:۔ علی محمد اصحابی وموصی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۳۲۶ منکہ عالم بی بی زوجہ جلال الدین قوم احمدی عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴۵ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ سو روپیہ مہر زیور کوئی نہیں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی الامۃ عالم بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد جلال الدین نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ بقلم رفیع الدین جماعت ہشتم گواہ شد:۔ علی محمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۸۳۱۷ ۔ منکہ عائشہ بیگم زوجہ جہنڈے خان قوم کمہار عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی دارالعلوم قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴۵ ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد سو روپیہ مہر۔ اور دو عدد چوڑیاں نقرہ ۵ تولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ عائشہ بیگم موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد۔ رحمت علی۔ گواہ شد علی محمد اصحابی وموصی انسپکٹر وصایا

نمبر ۸۳۳۵ منکہ چوہدری عزیز اللہ ولد چوہدری خان محمد صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ وکالت عمر ۴۱ سال پیدائشی احمدی ساکن لوپری والہ ڈاکخانہ خاص تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۴۵ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ ایک کنال جائے سفید واقع دارالعلوم غربی قادیان قیمت خرید ۲۸۰/- (۲) ایک کنال ۱۲ مرلے جائے سفید واقعہ وزیر آباد قیمت خرید ۴۱۶/- روپے (۳) اراضی زرعی واقعہ مواضعات وزیر آباد۔ لوپری والہ۔ رام گڑھ۔ مانیوالہ۔ کوٹ نواں۔ عادل گڑھ۔ جو دیگر حصہ داران کے ساتھ مشترک ہے۔ جس کی قیمت فی الحال تشخیص نہیں کی جاسکتی۔ لیکن میرا گزارہ اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ وکالت کی آمد پر بھی ہے۔ جو غیر مستقل ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد عزیز اللہ بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ وزیر آباد گواہ شد خان محمد والد موصی۔ گواہ شد عبد الباسط ولد موصی

نمبر ۸۳۱۴ منکہ شاہ زمانی بیگم عرف سکینہ بیگم زوجہ صوفی محمد یعقوب خاں صاحب موصی اصحابی قوم افغان عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن کڑی افغاناں حال قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴۵ ۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد میرا حق مہر جو کہ ۵۰۰/- روپے ہے بذمہ خاوند ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی الامۃ شاہ زمانی بیگم بقلم خود گواہ شد محمد یعقوب خاں خاوند موصیہ۔ گواہ شد نصر اللہ خاں پسر موصیہ۔

ضرورت ہے

قادیان کی ایک مشہور فرم کے لئے ایک ایسے لائق محنتی۔ ہوشیار۔ دیانتدار اور مخلص احمدی نوجوان کی ضرورت ہے جو انگریزی میں خط و کتابت کرسکے اور حساب کتاب رکھ سکے اور فرم کے انتظام کو احسن طور پر چلا سکے اپنے سابقہ تجربہ اور کم از کم تنخواہ کو بیان کرتے ہوئے جلد سے جلد درخواستیں پہنچنی چاہئیں۔ ن۔ ا۔ الفضل

نمبر ۸۰۳۱ منکہ سلطان بی بی بیوہ مستقیم صاحب قوم جٹ عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن تلونڈی جھنگلاں ڈاکخانہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۹/۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک صد روپیہ نقد۔ زیور کوئی نہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میں بیوہ ہوں۔ آسامیوں سے جو غلہ چالیس من ملتا ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی ادا کرتی رہوں گی۔ خاوند کی جائداد سے جو شرعی حصہ مجھے ملیگا اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کر دونگی۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ سلطان بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد محمد رمضان سکرٹری تربیت۔ گواہ شد: علی محمد موصی و انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: ساحہ الحفیظ بنت حیات محمد

نمبر ۸۳۴۸ منکہ محمد ابراہیم صاحب آتش ولد چوہدری غلام فرید صاحب قوم جٹ ریاڑ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالعلوم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اس وقت میرا گزارہ ماہوار تنخواہ پر ہے۔ جو مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ سات مرلہ میں میرا ایک مکان ہے جس کی قیمت اس وقت ۱۰۰۰/- روپے ہے۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد محمد ابراہیم آتش۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل دیالگڑھی دارالعلوم۔ گواہ شد: محمد احمد واقف تحریک جدید دارالفضل

نمبر ۸۳۳۸ منکہ غلام محمد کرم چوہدری ولد چوہدری کرم الٰہی صاحب قوم جٹ راکھیا پیشہ کاشتکاری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن کرمپورہ ڈاکخانہ داربرٹن ضلع شیخوپورہ حال قادیان دارالفضل بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۲/۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ۱۱ کنال زمین چاہی چاہ بابو والا اور دو مکان پختہ یک منزلہ ۱۶ مرلہ دارالفضل قادیان تین ہزار دو سو روپیہ نقد ہے جس میں سے ۲۰۰۰/- روپیہ میاں شریف احمد صاحب کے کارخانہ میں منافعہ کے طور پر دیا گیا ہے۔ ایک ہزار دو سو روپیہ چوہدری حاکم دین دار احمد دین جٹ قادیان کو بالعوض زمین گروی ۹۸۱/۵۷۶ و ۹۸۲/۵۷۶ و ۵۸۵ تعدادی ۲۸ کنال ۱۸ مرلے پر دیا گیا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر اگر اس کے علاوہ کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد غلام محمد کرم چوہدری دارالفضل۔ گواہ شد حمد اللہ و غلام ربانی پسر موصی۔ گواہ شد علی محمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۸۲۷۳ منکہ برکت بیگم بیوہ گلاب خان صاحب مرحوم قوم مغل عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۸ء ساکن شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲/۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ مکان دو منزلہ محلہ انصاری قیمتی ۱۰۰۰/- بعوض حق مہر ادا کردہ میرے مرحوم شوہر نے میرے نام رجسٹری کروایا ہوا ہے (۲) دو چوڑیاں طلائی تین تولہ (۳) دو بالیاں طلائی ایک تولہ۔ میرا جیب خرچ ۱۵/- روپے ماہوار ہے میں اس آمد و جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ: برکت بیگم موصیہ گواہ شد برکت علی مرزا برادر موصیہ گواہ شد مرزا محمد حسین جنرل سکرٹری چوبارہ کوتوال جالندھر صدر

نمبر ۸۲۹۱ منکہ حمیدہ بیگم زوجہ حکیم چراغ دین صاحب قوم سندھو جٹ عمر ۳۴ سال ساکن کاہنوواں ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱/۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں اپنا مہر اپنے خاوند کو معاف کر چکی ہوں۔ میرے خاوند کا ایک مکان قیمتی ۶۰۰/- روپے ہے اس کا نصف حصہ میرا خاوند مجھے دے چکا ہے جس کی قیمت ۳۰۰/- روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ حمیدہ بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد حکیم چراغ دین خاوند موصیہ۔ گواہ شد سید عبد العزیز۔ گواہ شد غلام محی الدین پریذیڈنٹ

اخبار الفضل کی ترقی!

ہر احمدی "الفضل" کی زیادہ سے زیادہ ترقی کا خواہاں ہے۔ اس کی ایک صورت یہ ہے کہ خریدار احباب قیمت باقاعدہ ادا کریں۔ اور اگر ان کے نام وی پی جائے تو اسے ضرور وصول فرمالیں۔ پچھلے دنوں جن پتوں پر سرخ نشان تھا انہیں وی پی بھیجے جا رہے ہیں۔ جو انہیں ضرور وصول کر لینے چاہئیں۔ بصورت دیگر وہ حضرت امیر المؤمنین المصلح الموعود ایدہ اللہ کے روح پرور خطبات۔ ارشادات اور ملفوظات کے مطالعہ سے محروم ہو جائیں گے۔ اور دفتر کو جو مالی نقصان پہنچے گا۔ وہ اس سے علاوہ ہوگا۔

(مینیجر الفضل)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۸ر اپریل۔ جرمنی میں نویں امریکی فوج کے ٹینک اور پیدل دستے میگڈ ابرگ کے شہر میں داخل ہو گئے ہیں۔ یہ شہر برلین سے اسّی میل جنوب مغرب میں ہے۔ فوجوں کے داخلہ سے قبل اتحادی بمبار کئی روز مسلسل اس پر سخت بمباری کرتے رہے۔ نویں فوج کے کچھ اور دستوں نے دریائے ایلب کے پار اپنا مورچہ اور مضبوط بنا لیا ہے۔ اس پر جرمنوں نے کئی جوابی حملے کئے۔ مگر سب روک لئے گئے۔ نویں فوج کے کچھ دستے میگڈ ابرگ کے جنوب میں برلین سے صرف پچاس میل پر ہیں۔ تیسری امریکی فوج کے دستوں نے لیپزگ کو پوری طرح گھیر لیا۔ اور اس پر عام ہلہ بول دیا ہے۔ اس محاذ کے شمالی سرے پر جنرل پیٹن کے دستے تین اطراف سے ایلب پر بڑھ رہے ہیں۔ اور ایک طرف تو وہ صرف پندرہ میل پر ہیں۔ شمالی ہالینڈ میں کینیڈین دستے چاروں طرف پھیلتے جا رہے ہیں۔ وسطی ہالینڈ کے شہر ایپل ورون میں جرمنوں کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ روہر میں گھری ہوئی جرمن فوج کے مقابلہ کی سکت اب ٹوٹ چکی ہے۔ اور جرمن سپاہی کئی شہروں میں ہتھیار ڈال رہے ہیں۔ جن میں ڈرسلڈورف بھی شامل ہے۔

مشرقی محاذ پر کسٹرین کے مغرب میں روسیوں نے بڑے زور کا حملہ شروع کر رکھا ہے۔ بالخصوص نائیسا ندی کے کنارے حملہ کا زور ہے۔ ویانا سے ۲۷ میل شمال مشرق کی طرف روسیوں نے ایک اور شہر چھین لیا ہے۔ مشرقی پرشیا میں ان جرمنوں کو ٹھکانے لگایا جا رہا ہے۔ جو کہیں کہیں مقابلہ کر رہے ہیں۔

روم ۱۸ر اپریل۔ اٹلی میں اتحادی افواج برابر کامیابی حاصل کر رہی ہیں۔ آٹھویں فوج کے دستے ارجنٹا کے اہم شہر کو ایک طرف چھوڑ کر آگے نکل گئے ہیں۔ اس فوج کے نیوزی لینڈ کے دستے بڑھتے ہوئے گورکھا سپاہیوں سے جا ملے ہیں۔ پانچویں فوج کے دستے ماؤنٹے یوراسگو تک جا پہنچے ہیں۔

واشنگٹن ۱۸ر اپریل۔ امریکہ کے بمباروں نے مریانا کے اڈوں سے اڑ کر جاپان کے آخری جنوبی جزیرہ کیوشو پر پھر بمباری کی۔ اس جزیرہ کے ہوائی میدانوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا۔ جاپانی ہوائی جہاز ہیں سے اڑ کر اوکیناوا کے نواح میں امریکی جہازوں پر حملے کرتے رہے ہیں۔ امریکن بمباروں نے فارموسا پر اور چین کے سمندر میں دشمن کے جہازوں پر بھی حملے کئے۔ اوکیناوا کے مغربی کنارے سے تین میل کے فاصلہ پر آئی شیما کے ⅔ حصہ اور اس کے ہوائی میدان پر امریکن دستے قبضہ کر چکے ہیں۔ یہاں ایک ہزار جاپانی گھیر لئے گئے ہیں۔

لنڈن ۱۸ر اپریل۔ مسٹر چرچل نے ہاؤس آف کامنز میں مسٹر روزویلٹ کی وفات پر اظہار افسوس کیا۔ اور اعلان کیا کہ میں پولینڈ کے بارہ میں فی الحال کوئی بیان نہیں دے سکتا۔

لنڈن ۱۸ر اپریل۔ ہٹلر نے مشرقی محاذ کی جرمن فوجوں کے نام ایک پیغام میں کہا ہے۔ کہ برلین پر ہمیشہ جرمنوں کا ہی قبضہ رہے گا۔ اور روس کبھی یورپ پر قبضہ نہ کر سکے گا۔ روسی بالشوازم برلین کے سامنے خون میں لت پت نظر آئیگا۔ جو شخص فوجوں کو پیچھے ہٹنے کا حکم دے۔ اس کی پوزیشن خواہ کتنی بڑی کیوں نہ ہو اسے فوراً گولی سے اڑا دیا جائے۔ ہم نے ہر جگہ مضبوط محاذ قائم کیا ہے۔ ہر ایک سپاہی اپنے فرض کو ادا کرے۔ ورنہ دشمن ہمارے بوڑھے مردوں اور بچوں کو قتل کر دینگے۔ اور عورتوں کو طوائفوں کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کرینگے۔

لنڈن ۱۸ر اپریل۔ امریکن۔ برطانی اور روسی فوجیں اب تک جرمنی کے نصف علاقہ پر قبضہ کر چکی ہیں۔ شہر آلٹن برگ کے کمانڈر نے ہٹلر کے احکام سے بغاوت کرتے ہوئے اس کو کھلا شہر قرار دے دیا۔

واشنگٹن ۱۸ر اپریل۔ امریکہ کے نئے پریذیڈنٹ نے دونوں ہاؤسوں کے مشترکہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اتحادی ممالک کی جنگی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ امریکہ اس مطالبہ پر مضبوطی سے قائم ہے کہ دشمن غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالے۔

نیویارک ۱۸ر اپریل۔ جنرل آئزن ہوور نے اعلان کیا ہے کہ جب تک جرمنی پر مکمل طور پر قبضہ نہیں کیا جاتا۔ اس وقت تک یوم فتح کا اعلان نہیں کیا جائیگا۔

لنڈن ۱۸ر اپریل۔ کل رات روسی اور برطانی ہوائی جہازوں نے برلین کے پاس ایک دوسرے کو خوش آمدید کہا۔ جبکہ دو تو ایک دوسرے سے ملے۔

لنڈن ۱۸ر اپریل۔ ڈرمنڈ کے علاقہ میں اندازاً ۵۰ ہزار جرمن روزانہ ہتھیار ڈال رہے ہیں۔ جرمنوں نے ہالینڈ کے ایک علاقہ میں بند توڑ کر اسے جل تھل کر دیا۔

احمدنگر ۱۸ر اپریل۔ مولانا ابوالکلام آزاد صاحب کو احمدنگر قلعہ جیل سے کلکتہ تبدیل کر دیا گیا ہے

لنڈن ۱۸ر اپریل۔ اتحادی فوجیں ابھی تک جرمنی میں شاہ بلجیئم کا کوئی سراغ نہیں لگا سکیں۔ اور ان کے متعلق تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ بلجیئم گورنمنٹ نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے۔ کہ ابھی تک یہ علم نہیں ہو سکا۔ کہ شاہ لیوپولڈ کہاں ہیں۔ ان کے بیوی بچوں کے بارہ میں بھی کچھ پتہ نہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جرمنوں نے شاید انہیں بویریا کے پہاڑوں میں رکھا ہوا ہے۔

بردوان ۱۸ر اپریل قریباً دو سو نیم برہنہ مردوں اور عورتوں نے شہر میں جلوس نکالا۔ اور کپڑا حاصل کرنے میں مشکلات کے خلاف مظاہرہ کیا۔ اور نعرے لگائے۔

دہلی ۱۸ر اپریل۔ حکومت ہند پنجاب کی بعض منڈیوں اور ریلوے سٹیشنوں پر ایسے مال گودام تعمیر کرنے کے انتظامات کر رہی ہے جہاں حسب ضرورت ۲۵ سے ۵۵ ہزار من تک غلہ رکھا جائیگا۔ تا بارش وغیرہ سے غلہ خراب نہ ہو۔

واشنگٹن ۱۸ر اپریل۔ رائٹر کی اطلاع ہے۔ کہ پولش مسئلے کا حل کرنے کے لئے اتحادی ممالک کے وزرائے خارجہ کی ایک کانفرنس عنقریب ہوگی۔

لنڈن ۱۸ر اپریل۔ ویانا میں سرخ فوج نے ایک زمین دوز راکٹ فیکٹری برآمد کی ہے۔ جس میں جرمنی سے آمدہ دو لاکھ مزدور کام کرتے تھے۔ اس میں ہر قسم کی مشینری موجود ہے۔ موٹر سازی کا ایک زمین دوز کارخانہ بھی ملا ہے

لنڈن ۱۸ر اپریل۔ جنرل آئزن ہوور نے ایک براڈکاسٹ تقریر میں کہا کہ روہر میں پانچ مزید جرمن جرنیل اور پانچ ڈویژن جرمن فوج ہتھیار ڈال چکی ہے۔

روم ۱۸ر اپریل۔ اٹلی میں بڑا حملہ شروع کرتے ہوئے جنرل الیگزنڈر نے اپنی فوجوں کو جو پیغام دیا۔ اس میں کہا۔ کہ تم کو شدید ترین لڑائی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ جو شیر مہلک طور پر زخمی ہو جاتا ہے وہ زیادہ خطرناک ہو جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ آخر فتح ہماری ہوگی۔

واشنگٹن ۱۸ر اپریل۔ مریانا کے اڈوں سے اڑ کر آج امریکن بمباروں نے کیوشو پر جو حملہ کیا۔ اس کا زیادہ تر زور شمالی علاقہ پر رہا۔ کل ہوائی جہازوں کے چھ دستوں نے اس علاقہ میں حملے کئے تھے۔ جزیرہ اوکیناوا کے جنوبی حصہ میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ دشمن کے سخت مقابلے کے باوجود امریکن دستے مٹووا اور اوکیناوا میں آگے بڑھ گئے ہیں۔ جزیرہ آئی شیما کے کچھ اور حصہ پر امریکن قبضہ ہو چکا ہے۔

کلکتہ ۱۸ر اپریل۔ برما میں میکٹیلا سے چوک پڈانگ جانے والی سڑک پر دو اتحادی دستے پکوکو سے ۴۰ میل جنوب میں ایک دوسرے سے آملے ہیں۔ ماؤنٹ پوپا کے علاقہ میں جاپانی سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ مگر ہماری توپیں اور ٹینک ان پر آگ برسا رہے ہیں۔ کل دشمن کے ایک موٹروں کے قافلہ پر گھات لگا کر حملہ کیا گیا۔ اور صرف ایک موٹر بچ سکی۔ باقی پر یا تو قبضہ کر لیا گیا ہے۔ یا انہیں برباد کر دیا گیا ٹانگوپ کے علاقہ میں صرف گشتی سرگرمیاں جاری رہیں۔ رنگون مانڈلے ریلوے پر ہوائی حملے ہوئے۔

لنڈن ۱۸ر اپریل۔ مغربی محاذ پر ساتویں امریکن فوج ہمبرگ سے بیس اور دریائے ایلب سے صرف ۱۰ میل ہے۔ اس علاقہ میں جرمنوں کی مقابلہ کی سکت ٹوٹتی جاتی ہے۔ مگر ممکن ہے ہمبرگ کے قریب وہ زیادہ سے زیادہ مقابلہ کریں۔ بریمن سے تین میل سے بھی کم فاصلہ پر ایک قصبہ سے جرمنوں کو نکال دیا گیا۔ میگڈ ابرگ پر برابر حملے ہو رہے ہیں۔ کل اس شہر پر ایسی سخت بمباری ہوئی۔ کہ قریب قریب سب عمارتیں تباہ ہو گئیں۔ مگر دشمن ابھی اسکے رستوں پر سخت مقابلہ کر رہا ہے۔

جرمنوں نے خبر دی ہے۔ کہ مشرقی محاذ پر فرینکفرٹ اور سٹیٹن کے درمیان کے علاقہ میں سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ روسی برلین کے سامنے کے علاقہ تک بڑھ آئے ہیں۔ اور کہ جرمنوں کو سیلو کے علاقہ کی طرف پیچھے ہٹنا پڑا یہ علاقہ برلین سے چالیس میل کے فاصلہ پر ہے۔